معلوم ہوا کہ کائنات عالم کے لئے خود حضرت انسان بھی ضروری ہے۔

ایک تمثیل

حاصل انسان نہ ہو تو ایک ذرا سا کام بھی موجودہ مشینی دور میں انجام نہ پا سکے۔ انسان اگر درمیان سے اٹھ جائے تو دنیا بھر کے سارے کارخانے بیکار، خلائی راکٹوں کی اڑان ختم، چاند تک رسائی بے معنی۔

کسی نے یہ لطیفہ بیان کیا ہے کہ شاہجہاں کے پاس دو کنیزیں تھیں ایک کا نام "جہاں" تھا دوسرے کا نام "حیات" تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے میرے لئے زیادہ کار آمد کون ہے۔ جس کا نام "جہاں" تھا اس نے برجستہ عرض کیا ؏

تو بادشاہ جہانی جہاں بکار آید

دوسری کنیز نے جس کا نام "حیات" تھا فوراً کہا ؏

اگر حیات نہ باشد جہاں چہ کار آید

بظاہر یہ ایک لطیفہ ہے مگر اس میں حقیقت کا ایک خزانہ پنہاں ہے۔ دنیا میں سب کچھ ہو مگر انسان نہ ہو تو ان چیزوں کو برتنے والا ان کو استعمال کرنے والا ان سے فائدہ اٹھانے والا اور ان کو کار آمد بنانے والا کون ہوگا؟

سائنس نے کوئی بنیادی چیز پیدا نہیں کی

اب اس پر بھی غور کیجئے کہ خداوند کریم نے غلہ، اناج، گیہوں، مٹر، چنا، چاول، دال وغیرہ پیدا کیا، مگر سائنس والے اب تک کوئی غلہ نہ بنا سکے۔ خداوند کریم نے انار، سیب، موسمی، کیلا، اخروٹ اور بادام پستہ، فروٹ وغیرہ بنایا ہے۔ طرح طرح کے مغزیات دنیا کو عطا فرمائے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس قسم کا کوئی نیا پھل اور نئی مغزیات میں سے کوئی نئی چیز تیار نہیں کی۔

دنیا کے یہ معروف غلے اور میوے فروٹ چھوڑ کر سائنس والے اپنے ایجاد کردہ کسی پھل اور کسی بنائے ہوئے غلے کی نشاندہی تو فرمائیں۔ یہ نہ ان کے دائرہ اختیار کی چیز ہے

اور کسی ایسی چیز کی تخلیق کے لئے ان کا دعویٰ ہے۔ خالق کائنات نے ایسا دعویٰ کیا ہے اس کو اس کا حق بھی ہے: فلینظر الانسان إلیٰ طعامہ، انا صببنا الماء صبّا، ثم شققنا الارض شقًا، فانبتنا فیھا حبًا وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبًا وفاکھۃً وابًّا متاعًا لکم ولانعامکم (سورۂ عبس)

یعنی آدمی کو اپنے کھانے کی طرف دیکھنا چاہیے کہ ہم نے زمین پر پانی ڈالا اور پھر زمین کو پھاڑ دیا پھر ہم نے اناج کے دانے اگائے اور انگور، ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اگائے اور گھنے باغات، میوہ جات اور چارے پیدا کئے جس میں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے فائدہ ہے۔

پھر جب قدرت کے عطا کردہ غلوں اور اس کے پیدا کردہ پھلوں اور مقویات و فواکہات کو ہم کھاتے اور انھیں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر تو ہم کو اس کے سامنے سر نیاز بسر عبودیت خم کرنا چاہیے اور صاف صاف شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اس کی آقائی کا دم بھرنا چاہیے ؎

تیرا دیا کھاتا ہوں میں تیری ثنا گاتا ہوں میں
تیرا ہی کہلاتا ہوں میں تجھ بن نہیں کوئی مرا

دنیا میں کبوتر، مرغ، تیتر، بٹیر اور دوسری چڑیوں کے علاوہ خصی و دنبے وغیرہ کے گوشت مروج ہیں، مچھلی وغیرہ بھی میسر ہے۔ کیا کسی سائنسداں نے بھی کوئی گوشت ایجاد کیا ہے۔؟

(باقی)

عربی ادب میں ہندوستانی فضا

(۲)

مولوی سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی لکچرار شعبہ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

نویں صدی ہجری کے مجدد امام جلال الدین سیوطی نے ہندوستان کے کئی لفظوں کا استعمال قرآن میں ثابت کیا ہے۔ ان میں یہ تین لفظ خصوصی اہمیت کے مالک ہیں:

فلفل — یہ پیپلا کا معرب ہے۔ عربی میں اس سے صیغے بھی بنائے گئے ہیں۔ مثلاً مفلفل اس چیز کو کہتے ہیں جس میں فلفل کی خوشبو ملائی گئی ہو۔ عربی ادب میں اس لفظ کا استعمال بہت کثرت سے ہوا ہے۔ امرء القیس کہتے ہیں

كأنّ مُكَاكِيّ الجِواءِ غُدَيّةً
صُبِحْنَ سُلافاً مِنْ رَحيقٍ مُفَلْفَلِ

یعنی مقامِ جواء کی مرغابیاں ایسی حواس باختہ تھیں گویا ان کو کالی مرچ ملی ہوئی بہترین صبوحی پلائی گئی ہے۔

ساج — یہ ساگوان کا معرب ہے جو ہندوستان کی بہترین عمارتی لکڑی کہی جاتی ہے اس کا استعمال قدیم زمانے سے عرب میں ہوتا تھا۔ احادیث سے

کا ثبوت ملتا ہے کہ پیغمبر اسلام ؐ نے اس لکڑی سے بنا ہوا سامان استعمال فرمایا ہے۔
شیاں ... ہے۔

وقبۃ لا تکاد الطیر تبلغہا
اعلی محاریبہا بالساج مسقوف

یعنی اس قبہ کی بلندی کو پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی سب سے اونچی محراب پر ساگوان کی چھت بنی ہے۔

ط | یہ لفظ کٹھ کا معرب ہے اسے کسط اور کشت بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی مشہور دوا ہے جو عرب میں بھی مشہور تھی اور بکثرت استعمال کی جاتی تھی۔ احادیث میں ... کے بہت سے فضائل و فوائد درج ہیں۔ پیغمبر اسلام ؐ نے اس کے استعمال کی تاکید ... ہے۔ ابن ابی حاتم نے تجارتی کشتی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے ؎

فقد اوقرن من قسط وہندا
ومن مسک احم ومن سلاح

یعنی یہ کشتیاں بھاری مقدار میں قسط، عود، مشک اور ا... لائیں۔

ذی | یہ تاڑی کا معرب ہے۔ اگرچہ تاڑی عرب میں بھی ہوتی تھی مگر ابن خرداذبہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی ہند سے بھی تاڑی عرب میں جاتی تھی۔ ایک ... شاعر نے اس کا ذکر یوں کیا ہے ؎

شربنا من الداذی کاننا
ملوک لنا بر العراقین والبحر

یعنی ہم نے یوں تاڑی پی کہ نشہ میں بادشاہ بن گئے اور عراق عرب اور عراق عجم اور سمندر ہمارے قبضہ میں آگئے۔

ان الفاظ کے استعمال کے علاوہ عرب شعراء نے ہندوستان کے مقامات و احوال پر اشعار کہے ہیں اور اس ملک کی ہمہ گیر فضا کی بڑے ہی دلکش انداز میں تصویر کشی کی ہے۔ اس سلسلے میں غالباً سب سے پہلا شاعر فرزدق ہے جس نے حاکم سندھ تمیم بن زید قینی کے پاس ایک سپاہی کے بارے میں منظوم سفارش لکھی تھی۔ عباسی دور کے مشہور شاعر ابو العتاہیہ (۲۱۳ھ) نے بھی اپنے دوشعروں میں سندان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابو عبادہ بحتری (۲۸۴ھ) نے سند بیاس اور مجاس کا تذکرہ کیا ہے۔ حکم بن عمرو تغلبی اور اعشی ہمدانی نے مکران اور ہندوسندھ کا تذکرہ کیا ہے۔ ابو الضلع سندھی جس نے بغداد میں زندگی گزاری اور وہیں انتقال کیا، ایک نظم لکھی ہے جس میں سرزمین ہند کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ابو الضلع کی عظمت کی دلیل یہ ہے کہ دعبل نے اس کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کیا ہے۔ ابن الجراح نے کتاب الورقہ میں ۶۸ منتخب و ممتاز عربی کے شعراء کا ذکر کیا ہے ان میں ابو الضلع کا چالیسواں نمبر ہے۔ قزوینی نے ہندوستان سے متعلق اس کی نظم کے مندرجہ ذیل اشعار آثار البلاد میں درج کئے ہیں (ص ۸۵) سے۔

لقد انكر اصحابي وما ذلك بالأمثل

اذا ما مدح الهند وسهم الهند في المقتل

لعمري انها ارض اذا القطر بها ينزل

يصير الدّرّ والياقوت والدّرّ لمن يعطل

فمنها المسك والكافور والعنبر والمندل

واصناف من الطيب يستعمل من ينغل

ومنها العاج والساج ومنها العود والنيل

وان التوتيا فيها [illegible]

وفيه الدار صيني وفيه نبت الفلفل
ومنها الببر والنمر ومنها الفيل والدعقل
ومنها الكوك والببغا والطاؤوس والجوزل
ومنها شجر الرائح والتاسم والفلفل
سيوف مالها مثل قد استغنت عن الصيقل
ارماح اذا ما هزت اهتزلها والجحفل
فهل ينكر هذا الفضل
الا الرجل الاخطل

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ جب میدان جنگ میں ہندوستان کی او اور اس کے سامان کی تعریف کی گئی تو ہمارے دوستوں نے اسے ناپسند کیا لیکن ان لوگوں کی ناپسندیدگی بالکل نامناسب تھی۔

زندگی کی قسم یہ تو ایک ایسی سرزمین ہے کہ یہاں کی بارش کا ہر قطرہ زیور سے محروم انسانوں کے لئے یاقوت، موتی اور شیریں دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہندوستان مشک، کافور اور صندل کا مخزن ہے۔ یہاں عنبر اور عود پیدا ہوتا ہے اور طرح طرح کی خوشبودار چیزیں یہاں پیدا ہوتی ہیں اور ان لوگوں کے کام آتی ہیں جنھیں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں ہاتھی دانت، جائے پھل، عود، صندل اور توتیا کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہاں شیر، ببر، چیتا، ہاتھی، بھالو، سارس، طوطا، مور، اور کبوتر بھی کثرت سے ہوتے ہیں یہاں ناریل اور آبنوس کے درخت اور سیاہ مرچوں کے پودوں کی فراوانی ہے اس ملک کی تلواریں بے نظیر ہیں جنھیں صیقل کرنے کی